زِندگی کا کلام

حوالہ: متی 31:25 تا 40 آیت

''جب ابنِ آدم اپنے جلال میں آئے گا اور سب فرشتے اُس کے ساتھ آئیں گے تب وہ اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا۔ اور سب قومیں اُس کے سامنے جمع کی جائیں گی اور وہ ایک کو دوسرے سے جُدا کرے گا جیسے چرواہا بھیڑوں کو بکریوں سے جُدا کرتا ہے۔ اور بھیڑوں کو اپنے دہنے اور بکریوں کو بائیں کھڑا کرے گا۔ اُس وقت بادشاہ اپنے دہنی طرف والوں سے کہے گا آؤ میرے باپ کے مبارک لوگو جو بادشاہی بنایِ عالم سے تمہارے لئے تیار کی گئی ہے اُسے میراث میں لو۔ کیونکہ مَیں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ مَیں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا مَیں پردیسی تھا۔ تم نے مجھے اپنے گھر میں اُتارا۔ ننگا تھا۔ تم نے مجھے کپڑا پہنایا۔ بیمار تھا۔ تم نے میری خبر لی۔ قید میں تھا۔ تم میرے پاس آئے۔ تب راست باز جواب میں اُس سے کہیں گے اَے خُداوند! ہم نے کب تجھے بھوکا دیکھ کر کھانا کھلایا یا پیاسا دیکھ کر پانی پلایا؟۔ ہم نے کب تجھے پردیسی دیکھ کر گھر میں اُتارا؟ یا ننگا دیکھ کر کپڑا پہنایا؟۔ ہم کب تجھے بیمار یا قید میں دیکھ کر تیرے پاس آئے؟۔ بادشاہ جواب میں اُن سے کہے گا مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تم نے میرے اِن سب سے چھوٹے بھائیوں میں سے کسی کے ساتھ یہ سلُوک کیا تو میرے ہی ساتھ کیا۔''

اُوپر دیا گیا حوالہ ہمیں مسیحی عدالت کا ایک منظر دِکھاتا ہے۔ اپنے پہاڑی وعظ میں یسُوع نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ جو مجھے خُداوند خُداوند کہتے ہیں اُن میں سے ہر ایک آسمان کی بادشاہت میں داخل نہ ہوگا۔ بلکہ وہ جو میرے آسمانی باپ کی مرضی کو پورا کرتے ہیں۔

متی 22:7 تا 23 آیت

''اُس دِن بہتیرے مجھ سے کہیں گے اَے خُداوند اَے خُداوند! کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہیں کی اور تیرے نام سے بدرُوحوں کو نہیں نکالا۔ اور تیرے نام سے بہت سے معجزے نہیں دِکھائے؟۔ اُس وقت میں اُن سے صاف کہہ دوں گا کہ میری کبھی تم سے واقفیت نہ تھی۔ اَے بدکارو میرے پاس سے چلے جاؤ۔''

یسُوع کی خدمت کرنا اچھا اور پیارا لگتا ہے لیکن اُس کے اِن اِلفاظ پر بھی غور کریں کہ ''جب تم نے میرے اِن سب

سے چھوٹے بھائیوں میں سے کسی کے ساتھ یہ سلُوک کیا تو میرے ہی ساتھ کیا۔''

اِس کے باوجود ہم یسُوع کے نام نہاد دوستوں سے یہ اِلفاظ بھی سُنتے ہیں: ''اَے خُداوند ہم نے تیرے وعظ کے اِلفاظ کو سُنا ہے۔ ہم نے تیرے بدن اور خون کی شراکت یعنی پاک شراکت میں حِصہ لیا ہے۔ تب وہ اُن سے کہے گا ''ہاں تم نے میری خدمت کی اور میرے لئے چرچ بنائے ہیں۔ تم نے میری عبادت کی ہے لیکن تم نے میری مدد نہیں کی ہے۔ مَیں نے تکلیف اُٹھائی، مَیں نے کوشش کی، مَیں نے بدی کے خلاف جنگ کی، مَیں نے غلامی اور لعنت برداشت کی۔ مگر تم نے میری مدد نہ کی۔ تب یہ سوال اُٹھایا جائے گا کہ ''اَے خُداوند ہم نے کب تجھے ایسی حالت میں دیکھا'' یسُوع زور دے کر جواب دے گا، ''ہاں تم نے مجھے نہیں دیکھا۔ لیکن تم نے اپنے جیسے لوگوں کو تو دیکھا۔ تم نے اپنے بہنوں اور بھائیوں کو تو دیکھا جو پیسے کے لئے، چیزوں کے لئے، آرام و سکون کے لئے، تعلیم اور ترقی کے لئے ضرورت مند تھے۔ تم دوسروں سے میل ملاپ کے بغیر رہے۔ تم نے مدد نہیں کی۔ تم نے حمایت نہیں کی اور تم نے اُن کو بچایا نہیں۔ تم نے اپنے وقت کو، اپنی چیزوں کو، اپنے علم کو اور اپنے پیار کو صرف اپنے لئے ہی رکھا۔

خُداوند اِن چیزوں کے کرنے یا نہ کرنے کی وجہ سے اِسے اپنے خلاف گُناہ سمجھتا ہے۔ اِس لئے وہ کہتا ہے کہ میرے پاس سے چلے جاؤ۔ میری کبھی تم سے واقفیت نہ تھی۔ مَیں تمہاری مسیحیت کو نہیں مانتا۔'' کچھ لوگ کہیں گے اگر ہمیں معلوم ہوتا، یہاں ہماری غلطیاں روشنی میں نظر آتی ہیں، ہمیں نیکی اور اچھی چیزیں خُدا یا مسیح یا کسی اور کو خوش کرنے کے لئے نہیں کرنی چاہئیں مگر صرف اِس لئے کہ ایسا کرنا اچھا ہے! ہمارے اِردگرد کے لوگ ہماری طرح خُدا کی مخلوق ہیں اِس لئے وہ ہمارے پڑوسی ہیں۔ اور ہمیں خُدا کی بادشاہت کو اُن میں پھیلانا چاہیے۔ یہ بات یسُوع کے اُن دوسرے دوستوں کو سمجھ آ گئی تھی جو اپنے ساتھیوں کے لئے باعثِ برکت تھے۔ اُنہوں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ شخصی طور پر خُداوند کی خدمت کر رہے تھے۔

اِنسان کی جتنی بھی خدمت ہے وہ بُتوں کی خدمت ہے لیکن یسُوع ہم سے خُدا کی خدمت کا تقاضا کرتا ہے۔ جس طرح کہ اُس نے خود کیا۔ خُدا کی خدمت کامل خدمت ہے۔ اِس حوالے میں ہم اُس سے سیکھ سکتے ہیں کہ وہ دُنیا سے محبت رکھتا تھا (اِنسانیت) یہاں تک کہ اُس نے اِنسان کی خاطر اپنی جان بھی دے دی تا کہ وہ ہلاک نہ ہو جائیں بلکہ ہمیشہ کی زِندگی پائیں۔ اُس کی آواز اپنی عزت اور اپنے جلال کے لئے سُنائی نہیں دیتی بلکہ اِس لئے کہ وہ ہمیں بچائے۔ اور ہمارے اِردگرد جو نامکمل رہ گیا ہے اُس کو کامل کرے۔ جتنا زیادہ ہم شُکر گزاری کے ساتھ اُس کی طرف آئیں گے وہ آپ کو اور مجھے یہ کہتا ہوا دِکھائی دیتا ہے، ''دیکھو! یہ تمہارے پڑوسی میرے بھی بھائی اور تمہارے بھی بھائی ہیں۔ اِس لئے ایک دِن کی محنت جو خُداوند کے لئے ہے، دُکھ دُور کرنے کے لئے کافی ہے۔

اپاسٹل جے ایف کرونر (مرحوم)
نیدرلینڈ (ہالینڈ)

زِندگی کا کلام

حوالہ: زبور 1:107 تا 22 آیت

''خُداوند کا شُکر کرو کیونکہ وہ بھلا ہے
اور اُس کی شفقت ابدی ہے۔
خُداوند کے چھڑائے ہوئے یہی کہیں۔
جن کو اُس نے فدیہ دے کر مخالف کے ہاتھ سے چُھڑا لیا۔
اور اُن کو مُلک مُلک سے جمع کیا۔
پورب سے اور پچھّم سے۔
اُتر سے اور دِکھن سے۔
وہ بیابان میں صحرا کے راستہ پر بھٹکتے پھرے۔
اُن کو بسنے کے لئے کوئی شہر نہ ملا۔
وہ بھوکے اور پیاسے تھے
اور اُن کا دِل بیٹھا جاتا تھا۔
تب اپنی مصیبت میں اُنھوں نے خُداوند سے فریاد کی
اور اُس نے اُن کو اُن کے دُکھوں سے رہائی بخشی۔
وہ اُن کو سیدھی راہ سے لے گیا
تاکہ بسنے کے لئے کسی شہر میں جا پہنچیں۔
کاش کہ لوگ خُداوند کی شفقت کی خاطر
اور بنی آدم کے لئے اُس کے عجائب کی خاطر اُس کی ستائش کرتے!
کیونکہ وہ ترستی جان کو سیر کرتا ہے
اور بھوکی جان کو نعمتوں سے مالامال کرتا ہے۔
جو اندھیرے اور موت کے سایہ میں بیٹھے
مصیبت اور لوہے سے جکڑے ہوئے تھے۔

چونکہ اُنہوں نے خُدا کے کلام سے سرکشی کی
اور حق تعالیٰ کی مشورت کو حقیر جانا
اِس لئے اُس نے اُن کا دِل مشقت سے عاجز کر دیا۔
وہ گر پڑے اور کوئی مددگار نہ تھا۔
تب اپنی مصیبت میں اُنہوں نے خُداوند سے فریاد کی
اور اُس نے اُن کو اُن کے دُکھوں سے رہائی بخشی۔
وہ اُن کو اندھیرے اور موت کے سایہ سے نکال لایا
اور اُن کے بندھن توڑ ڈالے۔
کاش کہ لوگ خُداوند کی شفقت کی خاطر
اور بنی آدم کے لئے اُس کے عجائب کی خاطر اُس کی ستائش کرتے!
کیونکہ اُس نے پیتل کے پھاٹک توڑ ڈالے
اور لوہے کے بینڈوں کو کاٹ ڈالا۔
احمق اپنی خطاؤں کے سبب سے
اور اپنی بدکاری کے باعث مصیبت میں پڑتے ہیں۔
اُن کے جی کو ہر طرح کے کھانے سے نفرت ہو جاتی ہے
اور وہ موت کے پھاٹکوں کے نزدیک پہنچ جاتے ہیں۔
تب وہ اپنی مصیبت میں خُداوند سے فریاد کرتے ہیں
اور وہ اُن کو اُن کے دُکھوں سے رِہائی بخشتا ہے۔
وہ اپنا کلام نازل فرما کر اُن کو شفا دیتا ہے
اور اُن کو اُن کی ہلاکت سے رہائی بخشتا ہے۔
کاش کہ لوگ خُداوند کی شفقت کی خاطر
اور بنی آدم کے لئے اُس کے عجائب کی خاطر اُس کی ستائش کرتے!
وہ شُکرگزاری کی قربانیاں گزرانیں
اور گاتے ہوئے اُس کے کاموں کا بیان کریں۔

زبور نویس نے یہاں پر ہر اُس چیز کا احاطہ کیا ہے اور اُس کے متعلق لکھا ہے جو ہمیں اُس وقت اپنے ذہن میں رکھنی چاہیے جب ہم خُداوند کی شُکرگزاری کرتے اور اُس کے سامنے فریاد کرتے ہیں۔

اُس نے فرمایا، ''کاش کہ لوگ خُداوند کی شفقت کی خاطر اور بنی آدم کے لئے اُس کے عجائب کی خاطر اُس کی ستائش کرتے۔'' اور پھر وہ اُن برکتوں کو گنواتا ہے اور بتاتا ہے کہ یہ برکتیں صرف بنی اسرائیل کے لئے نہیں۔ جب یہ زبور لکھا گیا بلکہ یہ شُکرگزاریاں آنے والے دِنوں میں پوری کلیسیاء کے لئے ہیں۔ اُس نے لکھا کہ کس طرح اُن میں سے ہر ایک بیابان میں بھٹکتا رہا۔ اگر ہم ذرا سوچیں اور یہ بھی سوچیں کہ اگر ہم نے خُدا کے شان دار کلام کو ابھی تک قبول نہیں کیا تو پھر ہم ابھی بھی دُنیا کے بیابان میں بھٹک رہے ہیں۔ اگر یسُوع مسیح کی نجات اور اُس کے فضل کے متعلق نہیں جانتے تو پھر ہمارے پاس کوئی اُمید نہیں ہے۔ ہمیں حیات بعد از موت کا کوئی علم نہیں ہے۔ اور نہ ہمیں خُدائے قادرِمطلق کی طرف سے آنے والی برکات کا علم ہے کہ ہم اُس کی شُکرگزاری کریں۔

''اور پھر اُن کو شمال سے جنوب اور مشرق سے مغرب کی طرف اِکٹھا کیا گیا۔''

یہ ظاہر کرتا ہے کہ شُکرگزاری عالمگیر ہے اور اِس طرح ایک عالمگیر کلیسیاء قائم ہو گی جہاں خُدا کی برکتیں مُفت ملیں گی۔ اُن کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ زبور نویس فرماتا ہے کہ کس طرح بنی نوع اِنسان گُناہ میں گر گئے تھے۔ اور خُدا قادرِمطلق کی طرف دیکھ نہیں رہے تھے۔ وہ نااُمیدی اور مایوسی کے عالم میں تھے لیکن خُدا نے اپنی محبت میں اُن کی دُعاؤں کا جواب دیا جو اُس کی طرف مڑے اور ایک راستے کے لئے درخواست کی۔ وہ ہمیں بتاتا ہے کہ کس طرح کلام کو بھیجا گیا۔ یہ کلام ہمارا خُداوند یسُوع مسیح تھا اور وہ کلام ایک نیا کلام بن گیا اور وہ ہمارے درمیان رہا۔ اور اُس نے ہمیں رُوح القدس کی طاقت دی۔ اور اِنسان کو ایک بہت بڑا اِختیار دیا گیا اور لوگوں کو اُن کی زِندگیوں میں ایک اُمید دی گئی۔

یہ وہ کلام ہے جس نے پیتل کے پھاٹکوں کو توڑ ڈالا۔ اَب ہم جانتے ہیں کہ پیتل کو زنگ نہیں لگتا اور بقایا ساری زِندگی قائم رہتا ہے۔ اِس کو اُس وقت بھی زنگ نہیں لگتا جب کہ اُس کو پانی اور نمک میں رکھا جاتا ہے۔ یہ پیتل کے پھاٹک اُس اِنسان کے لئے تھے جو گُناہ میں گر گیا تھا۔ وہ گُناہ ابھی تک اِنسان کے ساتھ باقی تھے اور دُور نہیں لے جائے گئے تھے۔ اُنہوں نے اِنسان کو قید کر لیا تھا اور اِنسان خُدا کے جلال اور فضل سے اِن پھاٹکوں کی وجہ سے باہر ہو گیا تھا۔ لیکن ایک شخص اِس دُنیا میں آیا جس نے اِن پیتل کے پھاٹکوں کو توڑ ڈالا اور وہ ہمارا خُداوند اور نجات دہندہ یسُوع مسیح تھا۔ اور اُس نے اِس دُنیا میں ذرائع پیدا کئے یعنی رُوح القدس کا ذریعہ جس کی طاقت سے ہم گُناہوں سے معافی حاصل کر سکتے ہیں۔ اَب وہ پیتل کے پھاٹک ہماری زِندگی میں رُکاوٹ نہیں ہیں۔ اَب خُدا کا دُشمن دُور لے جایا گیا ہے۔ اِس لئے ضروری ہے کہ ہم خُدا قادرِمطلق کی شُکرگزاری کریں۔

زبور نویس نے لوہے کے بینڈوں کے متعلق بھی بتایا ہے جنہیں توڑ کر الگ الگ کر دیا گیا ہے۔ اُن دِنوں میں جب

کسی کو قبر میں رکھا جاتا تو اُس پر مُہر کر دی جاتی تھی۔ جو اِن لوہے کے بینڈوں سے بنائی جاتی تھی اور اُنہیں سامنے رکھا جاتا تھا تاکہ نہ کوئی اندر آ سکے اور نہ باہر جا سکے۔ ہم جانتے ہیں کہ ہمارے خُداوند اور نجات دہندہ یسُوع مسیح کو بھی قبر میں رکھا گیا لیکن وہ اُس کو اپنے قبضہ میں نہ رکھ سکی اور باپ کی طرف سے رُوح القدس کی جو طاقت اُسے دی گئی وہ لوہے کے بینڈ ہمیشہ کے لئے توڑ دیئے گئے اور وہ قبر کھل گئی۔ اَب موت بنی نوع اِنسان کا مقدر نہ رہی بلکہ حیات بعد از موت کا تصور ملتا ہے اور یہ بہت بڑی برکت ہے جو اِن لوہے کے بینڈوں کے توڑے جانے سے ہمیں ملتی ہے۔

آخر میں زبور نویس ایک درخواست کرتا ہے کہ ہمیں آگے آنا چاہیے اور خُدا کے حضور حمد و شُکر گزاری کی قربانی پیش کرنی چاہیے۔ کیونکہ یہی ایک چیز ہے جو ہمارا خُداوند ہم سے چاہتا ہے کہ ہم اُس ساری برکت کے لئے خُدا قدرِمطلق کا شُکر ادا کریں جو ہمیں دی گئی ہے کیونکہ خُدا سب سے اعلیٰ ہے اور سب کے اندر موجود ہے۔ خُدا کی طرف سے یہ چھوٹی سی درخواست ہے۔ لیکن اِس کے باوجود ایسا کرنا بہت سے لوگ مُشکل محسوس کرتے ہیں۔

اپاسٹل کلف فلور
نارتھ کیوینز لینڈ

Word of Life No.3 - 2015

زِندگی کا کلام

حوالہ: اِمثال 28:10 آیت

''صادقوں کی اُمید خوشی لائے گی
لیکن شریروں کی توقع خاک میں مِل جائے گی۔''

کئی ہزار سال گزرنے کے باوجود آج بھی بائبل مقدس ہمیں تبدیلی کا اِنتظار کرنے کی اِطلاع دیتی ہے۔ وعدوں کی اُمید جو پورے ہو گئے۔ اِیمان دار خُدا پر آنکھیں لگائے ہوئے اپنے دِل میں اکثر کچھ پریشانی محسوس کرتے ہیں۔

ایک باطنی توقع ہمیشہ مطالبہ کرتی رہتی ہے لیکن بڑی فائدہ مند ہے۔ اِنسان کے مستقبل کے مقصد کے لئے خُدا کے اعلانات نے ہمیشہ مختلف متضاد نظریات پیش کئے ہیں۔ ہماری مصروف زندگیاں اور ہماری مشترکہ سرگرمیاں ہر لحاظ سے آنے والے واقعات کا نچوڑ ہیں۔

خُداوند یسُوع مسیح کی واپسی کا اِنتظار کرنا خُدا کے وعدوں کا سب سے اہم نقطہ ہے۔ بظاہر دُنیا کی نجات کے لئے خُدا کا بار بار مداخلت کرنا خُدا کی بادشاہت کی تکمیل اور دُنیا کی طاقتوں کے خاتمے کے نزدیک آنا ہے۔ یہ سب اُمید کے لئے غیرمبہم

نشانات ہیں۔

1- صبر و تحمل اور بھروسہ

اِنتظار کرنا بہت تھکن کا سبب ہو سکتا ہے۔ وقت گزرتا جاتا ہے اور ظاہری طور پر کچھ واقع نہیں ہوتا جیسے ساکن ہو کر کھڑے ہو جانا۔ بے صبری بڑھتی ہے تو کوئی حقیقت میں گھڑی کو بدل دیتا ہے اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اِس میں کچھ فائدہ ہے کہ ہم اُس کی واپسی کے وعدوں کو مضبوطی سے پکڑے رہیں؟ وقت کا تعین ہمارے دائرۂ اِختیار میں نہیں ہے۔ لیکن اُس کا کلام ہی وہ طاقت ہے جو ہمیں بتاتی ہے کہ آسمان اور زمین ختم ہو جائیں گے۔ اُس کے وعدے ابھی پورے نہیں ہوئے۔ ہمیں اِس کو یاد رکھنا چاہیے:

''جب وقت پورا ہوا تو وہ اپنے بیٹے کو ایک دفعہ پھر بھیجے گا'' یہی بیان کیا گیا ہے اور اِسی کا تجربہ ہو گا۔

2- اُمید اور وعدہ

اِنتظار کرنے کے لئے طاقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اُمید اور وعدے میں یہ دونوں شامل ہوتے ہیں۔ اکثر یہ خفیہ ہوتے ہیں۔ بعض اوقات ہمیں اس کی تلاش کرنا چاہیے۔ اُمید رکھنے والی کلیسیاء میں خُدا کا رُوح اور اُس کا کلام اور اُس کی اُمید ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ وعدہ میں وہ بھی شامل ہے جو وعدہ دیتا ہے۔ خُدا کے سارے وعدے ہاں میں ہوتے ہیں اور اُس کے آخر میں کہتے ہیں آمین۔ خُدا خود اس کا ضامن ہوتا ہے۔

3- توقع رکھنا

''جہاں تیرا خزانہ وہاں تیرا دِل بھی ہوگا۔''

مَیں اِس کو کب حاصل کروں گا کہ مَیں خُدا کا چہرہ دیکھوں؟

پولوس رسول کہتا ہے کہ دُنیا کے شروع سے ہی ہم مسیح کے آنے کے لئے اپنی نجات کے واسطے اِنتظار کرتے ہیں۔ کیا یہ خواہش ابھی بھی ہمارے اندر جلتی ہے؟ کیا یہ ہماری زِندگی کا مقصد ہے؟ تمام رُوحانی ترقی کا مقصد خُدا کے ساتھ ابدی رفاقت کو ہمیشہ تک رکھنے کے لئے تجدید عہد کرنا ہے۔ کیونکہ خُدا کی خواہش اِنسان ہے۔

اِمثال کی کتاب کی یہ آیت بھی ایک وعدہ ہے۔ یہ بھی مکمل ہو گی اور اِس کا بھی تجربہ حاصل کیا جائے گا۔

یہ ایک سچائی ہے جو مستقبل میں ظاہر ہو گی۔

اِنتظار کے آخر میں دونوں کی تکمیل ہو گی۔

خوشی ملے گی یا سزا ملے گی۔

زِندگی کا کلام

حوالہ: متی 22:14 تا 36 آیت

''اور اُس نے فوراً شاگردوں کو مجبور کیا کہ کشتی میں سوار ہو کر اُس سے پہلے پار چلے جائیں جب تک وہ لوگوں کو رُخصت کرے۔ اور لوگوں کو رُخصت کر کے تنہا دُعا کرنے کے لئے پہاڑ پر چڑھ گیا اور جب شام ہوئی تو وہاں اکیلا تھا۔ مگر کشتی اُس وقت جھیل کے بیچ میں تھی اور لہروں سے ڈگمگا رہی تھی کیونکہ ہوا مخالف تھی۔ اور وہ رات کے چوتھے پہر جھیل پر چلتا ہوا اُن کے پاس آیا۔ شاگرد اُسے جھیل پر چلتے ہوئے دیکھ کر گھبرا گئے اور کہنے لگے کہ بھوت ہے اور ڈر کر چلا اُٹھے۔ یسُوع نے فوراً اُن سے کہا خاطر جمع رکھو۔ مَیں ہوں۔ ڈرو مت۔ پطرس نے اُس سے جواب میں کہا اَے خُداوند اگر تُو ہے تو مجھے حکم دے کہ پانی پر چل کر تیرے پاس آؤں۔ اُس نے کہا آ۔ پطرس کشتی سے اُتر کر یسُوع کے پاس جانے کے لئے پانی پر چلنے لگا۔ مگر جب ہوا دیکھی تو ڈر گیا اور جب ڈُوبنے لگا تو چلا کر کہا اَے خُداوند مجھے بچا!۔ یسُوع نے فوراً ہاتھ بڑھا کر اُسے پکڑ لیا اور اُس سے کہا اے کم اِعتقاد تُو نے کیوں شک کیا؟۔ اور جب وہ کشتی پر چڑھ آئے تو ہوا تھم گئی۔ اور جو کشتی پر تھے اُنہوں نے اُسے سجدہ کر کے کہا یقیناً تُو خُدا کا بیٹا ہے۔ وہ پار جا کر گنیسرت کے علاقہ میں پہنچے۔ اور وہاں کے لوگوں نے اُسے پہچان کر اُس سارے گرد و نواح میں خبر بھیجی اور سب بیماروں کو اُس کے پاس لائے۔ اور وہ اُس کی منت کرنے لگے کہ اُس کی پوشاک کا کنارہ ہی چھو لیں اور جتنوں نے چھوا وہ اچھے ہو گئے۔''

یہاں ہم پڑھتے ہیں کہ ہمارے خُداوند نے اپنے شاگردوں کو ایک خاص مشن دے کر کشتی پر بھیجا۔ آج ہم بھی ایک سفر پر ہیں۔ کلیسیاء ایک سفر پر چل رہی ہے اور ہمیں مُشکل پانیوں کا مقابلہ کرنا ہے لیکن ایک ایسے وقت میں جب وہ سوچ رہے تھے کہ اُن کا سارا کام ختم ہو چکا ہے۔ ہمارا خُداوند سمندر پر چلتا ہوا ہمارے پاس آیا اور وہ اُسے بھوت سمجھے۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ آج کی دُنیا میں کلیسیاء کے اندر خُدا کے رُوح کو بھیجا جائے گا تاکہ ہم ہر وقت اپنے خُداوند یسُوع مسیح کے متعلق سیکھ سکیں۔ ہم اِس رُوح کو دیکھتے تو نہیں لیکن یہ ہمیں اپنے خُداوند کی تعلیم کے متعلق بتاتا ہے۔ ہم اِس رُوح میں اُس کو اپنے سامنے دیکھتے ہیں اور جیسے پطرس رسول نے کہا، ''اَے خُداوند اگر تُو ہے تو مجھے اپنے پاس بُلا۔'' ہمارے خُداوند نے کہا، ''آ۔'' خُدا کا رُوح ایک سادہ لفظ آج ہمیں بتا رہا ہے کہ ہمارے خُداوند اور نجات دہندہ یسُوع مسیح کے پاس آؤ۔ اور پطرس سمندر کے اوپر چلنے کے قابل ہو گیا

کیونکہ وہ اِیمان سے یقین رکھتا تھا کہ ہمارا خُداوند اُسے مشکل میں چھوڑے گا نہیں۔ اور یہ کہ وہ اُس کی حفاظت کرے گا اور وہ اُس کی مدد کرے گا کہ وہ وہاں پہنچے جہاں وہ ہے۔ ہمارے خُداوند نے وعدہ کیا تھا کہ وہ اپنے باپ کے تخت پر اُس کے پاس جائے گا اور ہم بھی اُس کے تخت کے پاس جائیں گے۔ گنہگار اِنسانوں کے لئے یہ بہت بڑا وعدہ تھا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ جب طوفان میں تیز ہوا چلی تو پطرس کا اِیمان ڈول گیا اور وہ ڈُوبنے لگا۔ ہم بھی اکثر اِیمان میں ناکام ہو جاتے ہیں اور ہم سوچتے ہیں کہ ہم ڈُوب رہے ہیں اور ہمارے لئے کوئی راستہ نہیں۔ پطرس نے رُوح القدس کی طاقت سے وہ شان دار اِلفاظ کہے جن کی ہمیں آج بھی منادی کی جاتی ہے:

''اے خُداوند مجھے بچا۔''

اگر ہم تیار ہیں کہ ہم اِس چیز کو تسلیم کرتے ہیں کہ ہم اپنے آپ سے خود کچھ بھی نہیں کر سکتے لیکن ہماری رُوحیں اِس تکلیف زدہ دُنیا میں بچائی جا سکتی ہیں۔ اگر ہم صرف یہ اِلفاظ ہی کہہ دیں۔ ہم دیکھیں گے کہ ہمارا اِیمان کتنا مضبوط ہوگا۔ کیونکہ ہمارے خُداوند نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور پطرس کو ڈُوبنے سے بچانے کے لیے اُوپر اُٹھایا۔ رُوح القدس ہمیں اپنے خُداوند یسُوع مسیح کے ہاتھوں میں دے دے گا اور ہم ڈُوبیں گے نہیں۔ بلکہ ہم ایک دفعہ پھر اِس سفر میں اپنی اُس جگہ کو حاصل کر لیں گے جہاں اُس وقت سمندر میں امن ہو گیا۔ اور ہم دیکھیں گے کہ اِس سفر میں کتنا امن ہو گا۔ جب ہم اِن مُشکلات کو خُداوند کے سامنے لاتے ہیں۔ اگر ہم اُن کی طرح اُس کی پوشاک کا کنارہ بھی چھو لیں تو ہم اچھے ہو جائیں گے، جیسے وہ اچھے ہو گئے تھے۔ ہمیں بھی گُناہ کی مُشکلات درپیش ہیں۔ ہماری یہ خواہش ہونی چاہیے کہ ہم اُن کو خُداوند کے ہاتھوں میں لے آئیں اور اِیمان کے ساتھ مسیح خُداوند کی پوشاک کے کونے کو چھو لیں جو کہ رُوح القدس کی طاقت ہے اور جو ہماری مُشکلات کو اچھا کر سکتا ہے۔

یہ وہ اِیمان جو خُدا کا کلام ہمیں دیتا ہے۔ یہ صرف کسی گاؤں کے چھوٹے سمندر کی کہانی نہیں ہے۔ یہ گواہی ہے کہ آئیندہ کیا ہونے والا ہے۔ ہم سب کو اپنی زِندگیوں میں اِمتحانوں اور آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ خاص طور پر آج کل کے مُشکلات سے زیادہ سے زیادہ بھرے ہوئے وقتوں میں۔ جیسے جیسے ہم دُنیا میں ہونے والے واقعات کو دیکھتے ہیں ہمیں اُن کے پیچھے دیکھنا چاہیے کہ اِیمان کے کتنے کتنے اِمتحان اُن پر لاگو کئے جاتے ہیں اور ہمیں خود کو اُن کے ساتھ اُس اِمتحان کو دیکھنا چاہیے کہ اگر ہم اُن کی جگہ ہوتے تو ہم کیا کرتے؟ جب ہم جائز طور پر اُن لوگوں کی مدد کرتے جیسے کہ پولوس رسول نے گلتیوں 2:6 آیت میں لکھا ہے:

''تم ایک دوسرے کا بار اُٹھاؤ اور یوں مسیح کی شریعت کو پورا کرو۔''

اِس سے اِمتحان زدہ لوگوں کے لئے پُرخلوص دُعائیں نکلیں گی اور خُدا اُن کی دُعاؤں کا جواب دے گا۔

اپاسٹل ورنرویز (ریٹائرڈ)

ساؤتھ جرمنی

زِندگی کا کلام

حوالہ: زبور 13:19 آیت

''تُو اپنے بندے کو بے باکی کے گُناہوں سے بھی باز رکھ
وہ مجھ پر غالب نہ آئیں تو مَیں کامل ہوں گا۔
اور بڑے گُناہ سے بچا رہوں گا۔''

اپنی زِندگی میں ہم ہمیشہ بہترین تصویر ہی لوگوں کو دِکھاتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ ہر ایک کے اپنے قانون ہوتے ہیں اور کوئی بھی اُن کو بدلنا پسند نہیں کرتا۔ یہ قانون ہمیں اپنے والدین سے ملتے ہیں اور پھر اُن کے زیرِاثر ہم بڑے ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ خُدا بھی ہمیں بتاتا ہے کہ کیا اچھا ہے اور کیا بُرا ہے۔ جنت میں آدم اور حوا کو فوراً پتہ لگ گیا جب اُنہوں نے غلط کام کیا۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ جب ہم کوئی غلط کام کرتے ہیں تو ہمیں اُس کے نتائج کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔

وہ لوگ جو قانون کو توڑتے ہیں یا بُرا طرزِ زِندگی گزارتے ہیں، وہ جانتے ہیں کہ معاشرہ اُنہیں مزید قبول نہیں کرے گا۔ اکثر لوگ یہ ''درمیانہ راستہ'' اِختیار کرتے ہیں کہ وہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے ہیں۔ اپنے مالک کے سامنے وہ واقعی اچھے ہوتے ہیں۔ کسی شاپنگ سنٹر میں وہ بادشاہ ہوتے ہیں۔ لیکن گھر پر وہ اپنی روزمرہ زِندگی کے متعلق کوئی خیال نہیں کرتے۔ وہ اپنے اِردگرد کے لوگوں سے کوئی محبت نہیں کرتے۔ وہ بحث کرنے میں بہت اچھے ہوتے ہیں۔ حقیقت میں وہ دوقسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ یعنی دوغلے۔ کیا یہ طرزِ زندگی ہمارے اِیمان اور عقیدے کے مطابق ممکن ہے؟ خُدا ہمارے متعلق کیا سوچتا ہے؟ اگر ہم اِتوار والا چہرہ پہن لیں اور عبادت میں، اور عبادت میں دوسرے بہن بھائیوں کے ساتھ پاکیزہ رویہ رکھیں۔ مگر جب ہفتہ دوبارہ شروع ہوتا ہے تو ہر چیز بھول جاتی ہے۔ ہمارے خُدا کو ایسے لوگوں کی ضرورت نہیں جو صرف یہ کہیں کہ ''مَیں اِیمان رکھتا ہوں۔'' بلکہ اُسے حقیقی اِیمان داروں کی ضرورت ہے جو ایسے لوگ ہوتے ہیں جو روزمرہ زِندگی کو چلا سکتے ہیں اور خُدا کے کلام کو دُنیا کے سامنے پیش کر سکتے ہیں اور اُن کی سُننے میں اگر ہم ایسا کرتے ہیں تو ہمارے دِل میں اُن بُری چیزوں کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ یسُوع نے صاف صاف بتا دیا کہ اِس کے برعکس سوچنا بہت خطرناک ہے۔ ''پرانے کپڑے کو نیا پیوند نہیں لگایا جاتا اور نئی مَے پرانی مشکوں میں نہیں ڈالتے۔'' متی 16:9 تا 17 آیت۔ باطن کو نئے سِرے سے بنانا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ لوگ ہمیں آزمائیں اور ہمارے اِیمان کو بھی آزمائیں، ہمارے تمام تر بہانوں کے باوجود وہ ہمیں اچھا محسوس کرتے ہیں۔ لیکن اِس طرح ہم آگے نہیں جا سکتے۔ بڑی پرانی کہاوت ہے کہ کوئی بھی نہیں جانتا کہ ہم حقیقت میں کیا ہے؟ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ اِیمان داری اور سیدھی بات خُدا اور اُس کے لوگوں کو پسند ہے۔

خُدا کے سامنے ہم ہمیشہ ایک کھلی کتاب کی طرح ہیں۔ اُس سے کچھ بھی چھپایا نہیں جا سکتا۔ اِس کے بغیر وہ ہماری کس طرح مدد کرسکتا ہے؟ اِس سے ہمیں مزید طاقت اور اُمید ملتی ہے تاکہ یسُوع مسیح پر اپنے اِیمان کی تجدید کریں۔ اور یہ سب اندر سے ہوسکتا ہے جب ہم گہری سوچ کے ساتھ اپنے خُداوند یسُوع مسیح کے وسیلے سے دُعا کرتے ہیں۔

اپاسٹل کلف فلور — اپاسٹل ولفرڈ بیرن (مرحوم)

نارتھ کیوئنیز لینڈ — جرمنی

Word of Life — No.6 - 2015

زِندگی کا کلام

حوالہ: واعظ 3:1 تا 8 آیت

’’ہر چیز کا ایک موقع اور ہر کام کا جو آسمان کے نیچے ہوتا ہے ایک وقت ہے۔ پیدا ہونے کا ایک وقت ہے اور مر جانے کا ایک وقت ہے۔ درخت لگانے کا ایک وقت ہے اور لگائے ہوئے کو اُکھاڑنے کا ایک وقت ہے۔ مار ڈالنے کا ایک وقت ہے اور شفا دینے کا ایک وقت ہے۔ ڈھانے کا ایک وقت ہے اور تعمیر کرنے کا ایک وقت ہے۔ رونے کا ایک وقت ہے اور ہنسنے کا ایک وقت ہے۔غم کھانے کا ایک وقت ہے اور ناچنے کا ایک وقت ہے۔ پتھر پھینکنے کا ایک وقت ہے اور پتھر بٹورنے کا ایک وقت ہے۔ ہم آغوشی کا ایک وقت ہے اور ہم آغوشی سے باز رہنے کا ایک وقت ہے۔ حاصل کرنے کا ایک وقت ہے اور کھو دینے کا ایک وقت ہے۔ رکھ چھوڑنے کا ایک وقت ہے اور پھینک دینے کا ایک وقت ہے۔ پھاڑنے کا ایک وقت ہے اور سینے کا ایک وقت ہے۔ چُپ رہنے کا ایک وقت ہے اور بولنے کا ایک وقت ہے۔ محبت کا ایک وقت ہے اور عداوت کا ایک وقت ہے۔ جنگ کا ایک وقت ہے اور صُلح کا ایک وقت ہے۔‘‘

سلیمان نے جو چودہ متضاد اِلفاظ بیان کئے ہیں اُن کا آغاز پیدائش اور موت سے ہوتا ہے۔ یہ ایسی چیزیں ہیں جن پر ہمارا کوئی کنٹرول نہیں۔

کچھ سرگرمیوں کا قطعی مطلب واضح نہیں مگر باقی واضح ہیں۔ ہنسنے اور رونے کا مناسب وقت۔غم کا اور خوشی منانے کا۔ محبت کا ایک وقت ہے اور اِس سے باز رہنے کا۔کسی چیز کو ڈھونڈنے کا ایک وقت ہے اور اُسے چھوڑ دینے کا ایک وقت ہے۔

درخت لگانے کا ایک وقت ہے اور لگائے ہوئے کو اُکھاڑنے کا ایک وقت ہے۔ شفا دینے کا ایک وقت ہے اور اپنی حفاظت کے لئے دوسروں کو مار دینے کا ایک وقت ہے۔لیکن نفرت اور گُناہ پر درست غُصہ کرنے کا بھی ایک وقت ہے۔

ہر موسم جو خُدا ہمیں دِکھاتا ہے اُس کا ایک مقصد ہے اور ہمارے لئے موقع ہوتا ہے کہ ہم رُوحانی طور پر بڑھیں۔

ہم قناعت پسند ہونے کا سیکھ سکتے ہیں جب ہم اپنے حالات کو خُدا کا منصوبہ سمجھ کر قبول کرتے ہیں۔ اور یہ ڈھونڈتے ہیں کہ خُدا ہمیں کچھ مکمل کرنے کے لئے کیا سکھانا چاہتا ہے۔ اگر ہم خُدا کی اچھائی پر شک کرنا شروع کر دیتے ہیں یا جو کچھ ہم تجربہ کر رہے ہوتے ہیں اُس کو ناپسند کرتے ہیں تو ہم یاد کر سکتے ہیں کہ خُدا نے بھی ہماری زِندگی کے ہر موسم کی معیاد مقرر کر رکھی ہے۔ چیخنے یا چلانے یا غم کرنے کاایک وقت ہےلیکن وہ ہمیشہ تک قائم نہیں رہیں گے اور نہ ہی ہنسنے اور ناچنے کے وقت ہم خُدا کو جلال دیتے ہیں جب ہم اپنی زِندگی کے ہر مرحلے کو بھرپور انداز سے گزارتے ہیں۔

نتیجہ

پوری زِندگی ہم وقتوں اور تبدیلیوں کے اثرات کے زیرِاثر رہتے ہیں جن پر ہمارا تھوڑا سا یا بالکل کوئی کنٹرول نہیں ہوتا۔ تاہم خُدا کا ایک ازلی منصوبہ ہے جس سے وہ ہر شخص کو زمین پر کنٹرول کرتا ہے۔ اگر ہم اپنی زِندگیوں کو خُداکے مقصد کے لئے مخصوص کرتے ہیں، بڑی سرگرمیوں اور اِرادوں کو ترک کرتے ہیں تو رُوح القدس ہماری زِندگی میں کام کرے گا۔ تاکہ ہماری زِندگیوں میں خُدا کا مکمل منصوبہ کامیاب ہو۔ خواہ کسی بھی قسم کی تبدیلیاں (خواہ خوشی کی یا غمی کی) واقع ہوں ہم خُدا کے منصوبے کو کامیاب بنائیں گے جو ہر حال میں کامل ہے اور ہماری زِندگیوں اور حالات کو کنٹرول کرتا ہے۔

واعظ: 3:1 آیت:

''ہر چیز کا ایک موقع اور ہر کام کا جو آسمان کے نیچے ہوتا ہے ایک وقت ہے۔''

بشپ ڈینئل آسا گو

کینیا

Word of Life No.7 - 2015

زِندگی کا کلام

حوالہ: مکاشفہ 21:4 آیت

''اور وہ اُن کی آنکھوں کے سب آنسو پونچھ دے گا۔ اِس کے بعد نہ موت رہے گی اور نہ ماتم رہے گا۔ نہ آہ و نالہ نہ درد۔ پہلی چیزیں جاتی رہیں۔''

بنی نوع اِنسان ہمیشہ سے موت سے خوف زدہ ہے۔ وہ اپنے پیاروں کے بسترِ مرگ کے پسا کھڑے روتے ہیں اور موت کی خبریں خاص طور پر جہاں یہ غیر متوقع ہو بڑا گہرا دھچکہ لگاتی ہے اور بڑے دُکھ کا باعث ہوتی ہے۔ موت کو عام طور پر ایک دُشمن سمجھا جاتا ہے اگرچہ بڑھاپے کی موت یا مسلسل بیمار کے لئے موت کو رہائی سمجھا جاتا ہے۔ خودکشیاں زِندگی کے مسائل سے مقابلہ نہیں کرسکتیں۔ وہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ موت ہی تنہا حل ہے۔ زِندگی اور موت ایک ہی سِکّے کے دو رُخ ہیں۔ موت حیاتیاتی چکر کا لازمی حصّہ ہے جس میں سب زِندہ رہنے والی چیزیں ملوث ہیں۔ بڑھنے اورختم ہونے کا ایک مسلسل عمل ہے تاکہ قدرتی توازن قائم رہ سکے۔ جتنے لوگ موت کا غم کرتے ہیں اُن کو یاد رکھنا چاہیے اور قبول کرنا چاہیے کہ ''موت قدرت کا لاتبدیل قانون ہے۔''

ہم جسم اور رُوح کے ملاپ سے بنے ہیں۔ ایک فانی ہے اور ایک غیرفانی۔ مزید برآں ہم دوسری مخلوقات کے برعکس سوچنے کا ذہن رکھتے ہیں اور غیر اِرادی طور پر اِس کو زِندگی کا دُشمن سمجھتے ہوئے ردّ کرتے ہیں۔ جب ہمیں موت کا سامنا ہوتا ہے تو ہم سکون کی تلاش کرتے ہیں۔

ایک مُردہ بچے کی ماں کے کڑوے آنسو، ایک بیوی کی آہیں جو وہ جنگ میں مارے جانے والے اپنے خاوند کے لئے بھرتی ہے اور لوگوں کی دِلی طور پر محسوس ہونے والی چیخیں اور آہیں، اِسی بات کا اِظہار ہیں کہ ہم غیر فانی زِندگی کی خواہش رکھتے ہیں۔

باغِ عدن میں موت اور اِس کے غم کا کوئی وجود نہیں تھا۔ یہ گُناہ اور نافرمانی کی وجہ سے آئیں۔ (پیدائش 19:3 آیت، رومیوں 23:6 آیت)۔ اِس کے بعد سے بیماری، موت اور غم ہمارا مقدر بن گیا۔ ہماری جان کے دُشمن نے پہلے لوگوں کو گُمراہ کیا اور وہ بھٹک گئے اور اُن پر بہت ظلم ڈھایا گیا۔

کیا ہمیں سزائے موت ہوئی ہے جس کے خلاف کوئی اپیل نہیں کی جاسکتی؟ کیا موت ہمارا خاتمہ ہے؟ کیا قبرستان ہمارا آخری سٹاپ ہے؟ کیا موت کی طاقت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے فاتح ہوگئی ہے؟

خُدا کا شُکر ہے کہ اِس کا جواب بہت تسلی والا ہے یعنی ''نہیں''۔

خُدا نے اپنے رحم اور معاف کر دینے والی محبت میں بائبل میں یہ وعدہ کیا ہے کہ موت ہم پر کوئی اِختیار نہیں رکھتی۔ اور ہماری رُوح پر بھی اُس کا کوئی اِختیار نہیں۔ پرانے عہدنامے میں اِس بات کا ثبوت ملتا ہے۔ جب ایلیاہ نبی نے صارپت کی بیوہ کے بیٹے کو زِندہ کر دیا (1-سلاطین 22:17 آیت)۔ حزقی ایل نے سوکھی ہڈیوں کو زِندہ کرنے کی رویا دیکھی (حزقی ایل 10:37 آیت)۔

یسُوع نے موت پر آخری فتح کلوری کے پہاڑ پر مصلوب ہو کر حاصل کی۔ ایسٹر کی صبح یسُوع کی قبر پر آنے والی غم زدہ تین عورتوں کو فرشتوں نے تسلی دی۔

''تم زِندہ کو مُردوں میں کیوں ڈھونڈتی ہو؟'' (لوقا 5:24 تا 6 آیت)۔

تھوڑی دیر کے بعد اُنہوں نے وہ کچھ دیکھا جو اِنسانی سوچ اور سمجھ سے بالا ہے یعنی اپنے زِندہ خُدا کو اپنے درمیان۔ مسیح کی پیدائش اِس نئے نظام کا آغاز تھا۔ یسُوع اِس کا پہلا گواہ تھا اور اِس میں کوئی موت اپنے تمام غموں کے ساتھ نہ تھی۔ اِسی لئے جو مسیحی اِس کا غم کرتے ہیں اُنہیں تسلی کے یہ اِلفاظ بیان کئے جاتے ہیں:

''موت فتح کا لقمہ ہو گئی۔'' (1- کرنتھیوں 54:15 آیت)۔

خُدا سب غمزدہ لوگوں کی آنکھوں سے آنسو پونچھ دے گا۔ وہ آپ کو اور آپ کے پیاروں کو ایک بالکل نئی زِندگی دے گا جس کا ابدیت کا معیار مکمل طور پر بالکل مختلف ہو گا۔ جسے نہ آنکھوں نے دیکھا اور نہ کانوں نے سُنا ہو گا اور نہ کوئی خوابوں میں اِس کا اندازہ کر سکتا ہے۔ جو خُدا نے اُن کے لئے جن سے وہ پیار کرتا ہے تیار کیا ہے۔ (1- کرنتھیوں 9:2 آیت)

ہم اُس وقت تک موت کے قبضے میں ہیں جب تک کہ خُداوند واپس نہ آ جائے۔ ہمارے خُداوند کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی وجہ سے موت بے اِختیار ہو چُکی ہے اِس لئے مسیحی اِیمان دار کو موت سے ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ پانی اور رُوح کے ذریعے نئی پیدائش کے وسیلے سے اور لگاتار دُعا کے ذریعے اور عبادتوں میں حاضر ہونے سے خُداوند میں ایک نئی زِندگی کا آغاز ہوتا ہے جس میں ہمارا رُوحانی غیر فانی حِصّہ ترقی پاتا ہے۔ غیر متزلزل اِیمان کے ذریعے سے اِس خوش خبری کو حاصل کریں جس کے متعلق بائبل ہمیں بتاتی ہے۔

''اے موت تیرا ڈنک کہاں گیا؟ اے قبر! تیری فتح کہاں ہے۔'' (1- کرنتھیوں 55:15 آیت)

اپاسٹل فرینک واک مر (ریٹائرڈ)

Word of Life No.8 - 2015

زِندگی کا کلام

حوالہ: 2-تمیتھیس 16:3 تا 17 آیت

''ہر ایک صحیفہ جو خُدا کے اِلہام سے ہے تعلیم اور اِلزام اور اِصلاح اور راست بازی میں تربیت کرنے کے لئے فائدہ مند بھی ہے۔ تاکہ مردِ خُدا کامل بنے اور ہر ایک نیک کام کے لئے بالکل تیار ہو جائے۔''

مَیں نے حال ہی میں ایک مضمون پڑھا جو کہ کارل ایلسنر (Karal Elsener) جو کہ ڈاکٹری کے آلات بنانے کا سوئس ماہر ہے، نے اُنیسویں صدی میں لکھا تھا۔ کارل ایلسنر نے فوجی چاقو کو مکمل کرنے کے لئے کئی سال تک کام کیا۔ آج وہ سوئس آرمی چاقو اپنے تیز دھار کناروں اور دوسرے مفید آلات کی وجہ سے اعلیٰ معیار کا شمار کیا جاتا ہے۔ ایک نمونے کے چاقو

میں تیز دھار کنارے، آری، قینچی، بڑا کرنے والا شیشہ، ڈبہ کھولنے والا پیچ کس، پیمانہ، ایک ٹوتھ برش، لکھنے کے لئے پین اور بہت سی چیزوں سے مُلبس ہے۔ اُس نے بیان کیا کہ ایک وقت میں یہ قدرتی بقائے زِندگی کے لئے مددگار تھا بالکل ویسے ہی جیسے آج کل ہماری رُوحانی بقائے زِندگی کے لئے بائبل مقدس دی گئی ہے۔

یہ ہمیں رُوحانی بقا کے لئے دی گئی ہے۔ یہ رُوح کے لئے رُوحانی چاقو ہے۔ اُس کے مشاہدے کتنے درست تھے۔ جنہیں پولوس رسول نے تمیتھیس کو آج کے حوالہ میں بیان کیا ہے۔

اِس کے اہم اِلفاظ مندرجہ ذیل ہیں۔

☆ تمام صحیفے

☆ خیال کے لئے فائدہ مند

☆ دوبارہ ثبوتوں کے ساتھ

☆ درستگی یا اصلاح کے ساتھ

☆ راست بازی کی ہدایات کے ساتھ

مکمل طور پر مناسب وسائل کے ساتھ مہیا کئے گئے ذرائع کو ہم دیکھتے ہیں کہ وہ کس طرح ہماری رُوحانی زِندگی کے سفر کے لئے ضروری ہیں۔

خیال: رُوحانی سچائی کو مہیا کرتا ہے۔

دوبارہ ثبوتوں کے ساتھ: ہماری خامیوں کی طرف اِشارہ کرتا ہے

درستگی یا اصلاح: ہماری گُناہ آلود ناکامیوں کو درست کرنے کے لئے اِشارہ کرتا ہے۔

ہدایات: ہمیں بتاتی ہیں کہ کس طرح راست بازی کی زِندگی گزار سکتے ہیں۔

سب سے بڑھ کر ہمارے سفر میں یہ شان دار روشنی مہیا کرتی ہے اور صاف طور پر ہمیں بتاتی ہے کہ ہم فضل کو کیسے معلوم کر سکتے ہیں۔

افسیوں 8:2 آیت

"کیونکہ تم کو اِیمان کے وسیلہ سے فضل ہی سے نجات ملی ہے۔ اور یہ تمہاری طرف سے نہیں بلکہ خُدا کی بخشش ہے۔"

آیئے ہم ہمیشہ اِس مکمل قابلِ قدر قیمتی ہتھیار کو روزانہ اپنے سفر کے دوران تلاش کرتے رہیں۔

اپاسٹل کلف فلور

نارتھ کیوینز لینڈ